© rasailojaraid.com

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ (قسط نمبر ۶) ترجمہ مولانا سیف الرحمٰن الفلاح

تیل اور سونا چاندی وغیرہ قبروں پر لے جانے کی منت ماننا نذرِ معصیت ہے

اسی طرح قبروں والوں کے لیے یا کسی ایک قبر والے کی نذر ماننا نذرِ معصیت ہے جیسے حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کی نذر یا فلاں فلاں شیخ کی نذر یا کسی اہل بیت کی نذر یا کسی اور کی نذر ماننا نذرِ معصیت ہے۔ ایسی نذر کا ایفاء لازمی نہیں۔ بلکہ اگر نذر مانی ہے تو اسے پورا کرنا گناہ ہے۔ تمام ائمہ اس مسئلہ میں متفق ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ لہ	جو اللہ کی اطاعت کی نذر مانے تو وہ اسے پورا کرے۔ جو اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے تو اسے پورا نہ کرے۔

سنن میں حدیث مذکور ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لعن اللہ زوارات القبور والمتخذین علیہا مساجد والسرج	قبروں کی کثرت سے زیارت کرنیوالیوں پر اللہ کی لعنت ہو اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اور ان پر چراغ روشن کرنے والوں پر بھی اللہ کی لعنت ہو۔

تو یہاں پر ان لوگوں پر لعنت فرمائی گئی ہے جو قبروں کے پاس مسجدیں بناتے اور ان میں چراغ روشن کرتے ہیں۔ جیسے قندیل وغیرہ۔

قبروں پر سونے چاندی کے قندیل لے جانا اور ان پر غلاف ڈالنا ان پر چراغ روشن کرنے سے لعنت کے زیادہ مستحق ہیں

جب قبروں پر چراغ روشن کرنے والا ملعون ہے تو جو اس پر سونے چاندی

© rasailojaraid.com

سلہ مشکوٰۃ جلد ثانی صد ۷۹ بحوالہ صحیح بخاری۔

© rasailojaraid.com

کی قندیلیں اور شمعدان رکھتا ہے اور روشن کرتا ہے تو ایسا شخص بالا دلی لعنت کا مستحق ہوگا جو شخص کسی نبی کی قبر یا کسی صحابی کی قبر یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی رشتہ دار کی قبر یا کسی شیخ کی قبر پر تیل، شمع، سونا چاندی یا غلاف وغیرہ کی منت مانتا ہے، تو یہ نذر معصیت ہے۔ اس کا پورا کرنا ضروری نہیں۔ رہی یہ بات کہ کیا اس پر قسم کا کفارہ ہوگا یا نہیں؟۔ اس معاملہ میں علماء کے دو مختلف اقوال ہیں۔ اگر وہ اپنی نذر کو اہل بیت وغیرہ فقیر اور صالحین پر خرچ کرتا ہے تو اس کے لیے بہتر اور نفع بخش ہے۔ کیونکہ اس نیک عمل کا اللہ اسے ثواب دے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو جزا دیتا ہے اور صدقہ کرنے والا اللہ کی خوشنودی کی خاطر صدقہ کرتا ہے۔ اس کا اجر مخلوق سے طلب نہیں کرتا۔ بلکہ اللہ سے مانگتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وسیجنبها الاتقی	اور پرہیز گار کو اس (دوزخ) سے بچا لیا جائے گا
الذی یؤتی	جو اپنا مال اللہ کی راہ میں اس لیے دیتا ہے
ماله یتزکی	تاکہ پاک ہو جائے۔ اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں
وما لاحد عنده	جو وہ دے کر اسے اتارنا چاہتا ہے۔ وہ تو
من نعمة تجزی	بس اپنے رب کی رضا کا طالب گار ہے۔
الا ابتغاء وجه	وہ بلند ہے۔ اسے (اپنے مالک سے) جو
ربه الاعلی و	کچھ ملے گا اس پر وہ ضرور راضی اور خوش
لسوف یرضی (الیل)	ہوگا۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ومثل الذین ینفقون	ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی رضا
اموالهم ابتغاء مرضات	حاصل کرنے اور اپنے نفس کو ایمان پر پختہ
الله وتثبیتا من انفسهم	رکھنے کے لیے خرچ کرتے ہیں ایک باغ
کمثل جنة بربوة (البقرہ ع)	کی ہے جو کسی ٹیلہ پر واقع ہو۔

اپنے نیک بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ وہ تو یوں کہتے ہیں۔

انما نطعمکم لوجه الله	ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر
لا نرید منکم جزاء	کھانا کھلاتے ہیں۔ تم سے کسی بدلہ اور شکریہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شکورا (الدھر ع) کے خواہاں ہرگز نہیں۔

جب کوئی یوں سوال کرے کہ ابو بکرؓ کی کرامت یا علیؓ کی کرامت وغیرہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں تو اسے کچھ نہ دیا جائے۔

اس لیے کہ کسی کے لیے یہ لائق نہیں کہ غیر اللہ کا نام لے کر لوگوں سے سوال کرے۔ مثلاً وہ کہے میں حضرت ابو بکرؓ یا حضرت علیؓ یا فلاں فلاں شیخ کی کرامت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں۔ ایسا سوال کرنا شریعت میں جائز نہیں۔ بلکہ ایسے سوالی کو خالی واپس موڑا جائے۔ صرف اس سوالی کو دیا جائے جو اللہ کا نام لے کر سوال کرے۔ کسی شخص کے لیے ہرگز جائز نہیں کہ غیر اللہ کا نام لے کر سوال کرے۔ کیونکہ دین اللہ کے لیے خالص کرنا تمام عبادات میں ضروری ہے۔ خواہ وہ بدنی ہوں یا مالی۔ جیسے، نماز، صدقہ، روزہ اور حج، جس طرح رکوع اور سجدہ غیر اللہ کے سامنے ناجائز ہے اسی طرح روزہ اور حج اللہ کے سوا کسی کے لیے جائز نہیں۔ اسی طرح دعا کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے سوا جائز نہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اپنی کلام پاک میں فرمایا۔

وقاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ و یکون الدین کلہ للہ (الانفال ع)	تم ان (مشرکوں) سے لڑائی کرو تا وقتیکہ (شرک کا) فتنہ نیست و نابود نہ ہو جائے اور تمام دین اللہ کا نہ ہو جائے (یعنی اللہ کے ماسوا کسی کی پرستش نہ کی جائے۔

ایک اور مقام پر فرمایا۔

واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا اجعلنا من دون الرحمٰن الھۃ یعبدون (الزخرف ع)	(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ سے پہلے جن پیغمبروں کو ہم نے بھیجا ہے۔ ان سے دریافت کریں۔ کیا ہم نے ان کے لیئے اللہ کے سوا ایسے معبود ٹھیرائے ہیں، جن کی عبادت کی جاتی ہو۔؟

نیز فرمایا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تنزیل الکتاب من الله العزیز الحکیم انا انزلنا الیک الکتاب بالحق فاعبد الله مخلصا له الدین (الزمر ع)

اس کتاب (قرآن پاک) کا اتارنا اس کی طرف سے ہے۔ جو ہر شے پر غالب اور حکمت والا ہے۔ ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل کیا ہے (اس لیے بلا تردد) آپ اللہ کی عبادت میں لگ جائیں اور عبادت خالص اس کے لیے کریں۔

اسلام کی بنیاد دو اصولوں پر ہے۔

۱۔ اللہ کے بغیر کسی کی عبادت نہ کی جائے۔

۲۔ اس کی یوں عبادت کی جائے، جیسے اس نے مشروع قرار دی ہے۔

درحقیقت اسلام یہ ہے کہ ہم اللہ کے بغیر کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کی یوں عبادت کریں۔ جیسے اس نے مشروع قرار دی ہے۔ اس کی عبادت میں بدعات کی آمیزش نہ ہو۔

جیسے اللہ عزوجل نے فرمایا۔

فمن کان یرجوا لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادة ربه احدا (الکهف ع ۱۲)

جو شخص) اپنے پروردگار کی ملاقات کا خواہاں ہے اسے چاہیئے کہ عمل صالحہ کرنے میں مصروف ہو جائے اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک مت ٹھہرائے۔

نیز فرمایا۔

لیبلوکم ایکم احسن عملا (الملک)

(اللہ نے موت و حیات کا سلسلہ اس لیئے قائم کیا) تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔

فضیل بن عیاض رح اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

ای اخلصه واصوبه — یعنی اس کے لیے خالص اور درست کیا۔

لوگوں نے دریافت کیا کہ اے ابو علی اخلص اور اصوب سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ عمل جب خالص ہو لیکن صواب نہ ہو تو بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حاصل نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر عمل صواب ہو۔ لیکن خالص نہ ہو تو وہ بھی قبول نہ ہوگا جب تک خالص اور صواب نہ ہو، شرفِ قبولیت حاصل نہیں کر سکے گا۔ خالص عمل کی تعریف یہ ہے کہ صرف رضائے الٰہی کے لیئے کیا جائے۔ صواب یہ ہے کہ کتاب و سنت کے تقاضے کے مطابق کیا جائے۔

یہ سب کچھ اللہ کے لیئے ہو کیونکہ اللہ کے دین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں تک پہنچایا۔ تو وہ حرام ہوگا۔ جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا۔ اسی طرح دین وہ ہوگا، جسے اللہ نے مشروع قرار دیا۔ اللہ نے مشرکوں کی مذمت کی ہے۔ کیونکہ انہوں نے دین میں اپنی طرف سے کچھ ایسی باتیں مشروع کیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔ ان لوگوں نے ایسی اشیاء کو حرام ٹھہرایا، جن کو اللہ نے حرام نہیں ٹھہرایا تھا۔ جیسے بحیرہ (کان پھٹا) سائبہ (سانڈھ) وصیلہ (اونٹنی سے اونٹنی ملنے والی) اور حام (دس بچے جننے والا اونٹ) اور ایسا دین مشروع قرار دیا جس کا اللہ نے اذن نہیں دیا۔ جیسے غیر اللہ کے سامنے دُعا کرنا اور اس کی عبادت کرنا اور رہبانیت اختیار کرنا جو نصاریٰ کی ایجاد کردہ ہے۔

اسلام تمام پیغمبروں کا دین ہے۔

اسلام اگلے پچھلے تمام رسولوں کا دین ہے۔ یہ تمام انبیاءؑ اسلام کے ساتھ مبعوث ہوئے تھے۔ جیسے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا۔

یا قوم ان کان کبر علیکم مقامی وتذکیری بآیات اللہ فعلی اللہ توکلت فاجمعوا امرکم وشرکاءکم ثم لا یکن امرکم علیکم غمۃ ثم اقضوا الی ولا تنظرون فان تولیتم فما

اے میری قوم! اگر تم میں میرا رہنا اور اللہ کی آیات سے وعظ و نصیحت کرنا تمہیں گراں گزرتا ہے تو میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ تم سب اپنے شریکوں سمیت اکٹھے ہو کر میرے مارنے کا فیصلہ کر ڈالو۔ پھر تمہارا یہ فیصلہ مخفی نہیں رہنا چاہیئے۔ پھر میرے ساتھ جو کچھ کرنا چاہو کر ڈالو اور مجھے مہلت نہ دو۔ اگر تم (میری وعظ و نصیحت سے) روگردانی کرتے ہو تو تمہاری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سألتكم من اجر ان اجري الا على الله وامرت ان اكون من المسلمين (يونس ع)

مرضی (میں تم سے اس موعظت و تذکیر کا) کوئی اجر کا مطالبہ نہیں کرتا۔ میری وعظ و نصیحت کا اجر اللہ دے گا۔ مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ کے فرمانبردار بندوں میں سے ہو جاؤں۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ومن يرغب عن ملة ابراهيم الا من سفه نفسه ولقد اصطفيناه في الدنيا وانه في الآخرة من الصالحين اذ قال له ربه اسلم قال اسلمت لرب العالمين ووصى بها ابراهيم بنيه ويعقوب يا بني ان الله اصطفى لكم الدين فلا تموتن الا وانتم مسلمون

(البقرہ ع)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذہب سے وہی انکار کر سکتا ہے جو ناداں اور بے وقوف ہے۔ ہم نے دنیا میں اسے پیغمبری کے لیے منتخب کیا ہے اور آخرت میں بھی صالحین کی جماعت میں سے ہوگا۔ جب ان کے پروردگار نے حکم دیا کہ میرے مطیع ہو جاؤ تو حضرت ابراہیمؑ نے (فوراً بلا تامل) جواب دیا کہ میں پروردگارِ عالم کا مطیع ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے پوتے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اس (دینِ اسلام) کی پابندی کرنے کی وصیت کی تھی۔ (وہ وصیت یوں تھی کہ) اے میرے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دینِ اسلام کو پسند فرمایا ہے۔ اس لیے (اسلام پر پختہ رہو) جب فرشتہ اجل آئے تو تم پوری طرح مسلمان ہو۔

نیز فرمایا۔

يا قوم ان كنتم آمنتم بالله فعليه توكلوا ان كنتم

(حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا) اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو پھر اسی پر بھروسہ کرو کیونکہ اگر تم اس کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلمین ۔ (یونس ع۹) | فرمانبردار ہو۔ تو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے)

نیز فرمایا۔

واذ اوحیت الی الحواریین ان امنوا بی وبرسولی قالوا امنا واشہد باننا مسلمون (المائدہ ع)	جب میں نے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے) حواریوں کو حکم دیا کہ مجھ پر اور میرے رسول (حضرت عیسیٰ) پر ایمان لاؤ تو وہ کہنے لگے کہ ہم (اللہ) اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ اور آپ اس بات کے گواہ ہو جائیں کہ ہم (اللہ کے) پوری طرح فرمانبردار ہیں۔

صحیحین میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا معاشر الانبیاء دیننا واحد — ہمارا انبیاءؑ کے گروہ کا ایک دین ہے۔

الغرض تمام رسولوں کا دین ایک ہی رہا ہے۔ اس کا نام دینِ اسلام ہے۔ دینِ اسلام کا مطلب یہ ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرنا اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہرانا اور اس کی عبادت اس کے حکم کے مطابق کرنا۔ جیسے اس نے حکم فرمایا ہے۔ اور جیسے اس نے کسی کام کو مشروع فرمایا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ کبر علی المشرکین ما تدعوھم الیہ (الشوریٰ ع۲)	(لوگو!) اللہ نے تمہارے لیے وہ دین مشروع قرار دیا جس کی حضرت نوح علیہ السلام کو وصیت کی تھی اور جس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہم نے وحی بھیجی اور جس دین کی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو وصیت کی۔ (وہ سب یہی کہا تھا کہ) دین کو قائم کرو۔ اور اس میں گروہ بندی مت کرو۔ جس دین کی آپ مشرکوں کو دعوت دیتے ہیں ان پر بہت گراں گزرتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہاں البتہ اس دین میں راہ اور شریعت کی نوعیت میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ جیسے فرمایا۔

لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنھاجا (المائدہ ع)

(لوگو!) تمہارے ہر ایک کے لیے (یعنی یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں کے لیے) الگ الگ شریعت مقرر کی۔

جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی نوعیت مختلف اوقات میں تغیر و تبدل قبول کرتی رہی ہے۔ چنانچہ آغاز اسلام میں اللہ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ پھر ہجرت کے دوسرے سال حکم فرمایا کہ بیت اللہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھیں۔ یہ امر اس وقت دینِ اسلام تھا۔ اسی طرح تورایت کی شریعت اپنے وقت میں دینِ اسلام تھی۔ اور انجیل کی شریعت اپنے وقت میں دینِ اسلام تھی تو جو شخص تورایت پر ایمان لاتا ہے اور انجیل کی تکذیب کرتا ہے تو وہ دینِ اسلام سے خارج ہے اور ایسا شخص کافر ہے۔ اسی طرح جو شخص سابقہ دونوں کتب (تورایت اور انجیل) پر ایمان لاتا ہے، لیکن قرآن پاک کی تکذیب کرتا ہے تو ایسا شخص بلاشبہ کافر ہے اور دینِ اسلام سے خارج ہے۔ کیونکہ دینِ اسلام تمام کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانے پر مشتمل ہے۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراھیم واسماعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربھم لا نفرق بین

(مسلمانو!) تم کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کی کتاب (قرآنِ مجید) جو ہماری طرف نازل ہوا ہے۔ اور جو (صحائف) حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمعیلؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے اور جو کتب (تورایت و انجیل) حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئیں جو احکام اور کتب انبیاء کو اپنے رب کی طرف سے دی گئیں (سب پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

احد منھم و نحن له مسلمون (البقرہ ع)

ایمان رکھتے ہیں، (یہود و نصاریٰ کی طرح) ہم کسی پر ایمان اور کسی کا انکار کرکے انبیاء میں فرق نہیں کرتے۔ ہم تو اس کے پوری طرح فرمانبردار ہیں۔

ترجمان کی ایجنسیاں

- ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز، ریلوے روڈ سیالکوٹ۔
- قریشی بک ڈپو شکر گڑھ۔ ضلع سیالکوٹ۔
- محمد سعید صاحب ایجنسی کھجور مارکہ صابن، بازار ناندلیانوالہ ضلع فیصل آباد
- حاجی ملک محمد ابراہیم صاحب دکاندار مین بازار ٹیکسلا، تحصیل وضلع راولپنڈی۔
- مولانا محمد عبداللہ صاحب، خطیب جامع اہلحدیث، صدر، راولپنڈی۔
- حکیم محمد یوسف صاحب زبیدی جامع مسجد اہلحدیث۔ شاہ فیصل شہید روڈ لعل چند باغ میر پور خاص (سندھ)
- منشا بکسٹال بالمقابل ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ ٹاؤن۔
- خواجہ نیوز ایجنسی لودھراں، ضلع ملتان۔
- "مکتبہ وہابیہ" ہاشمی کالونی۔ گوجرانوالہ
- مرکز ادب حسین آگاہی، ملتان شہر
- محمد ابراہیم صاحب نیوز ایجنٹ، عباس سائیکل ورکس، بلاک نمبر ۱۹ سرگودھا۔
- مولانا محمد اسماعیل صاحب خادم مسجد ایں پور بازار، فیصل آباد
- میاں عبدالرحمان حماد صاحب خطیب جامع مسجد اہل حدیث، قبولہ ضلع ساہیوال۔
- محمود برادرز کریانہ مرچنٹس، چمن بازار، ہارون آباد، ضلع بہاولنگر۔
- محمد الیاس صاحب کمبوہ، کمبوہ ہوٹل، شہداد کوٹ لاڑکانہ سندھ

کاشانہ ادب، چوک نیلا گنبد، لاہور

© rasailojaraid.com